

اربعین ولی اللٰہی

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

بروایت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ترجمہ وتشریح

مولانا عبدالماجد دریا آبادی

طیب پبلشرز

5-یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور-فون: 7241778

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اربعین ولی اللہی ------- امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

ترجمہ تشریح ---------مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

خطاطی---------حافظ منصور الحق صاحب

مطبع---------حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور

اہتمام---------محبوب الرحمٰن انور۔

برائے--------- طیب پبلشرز اردو بازار لاہور-7241778

قیمت --------- 24 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

''اربعین یعنی ۴۰ حدیثیں رسول کریم ﷺ کی، حفظ کرنے دوسروں کو سنانے اور اُمت میں ان کی اشاعت کی فضیلت خود حدیث ہی میں ایسی بیان ہوئی ہے، کہ کہنا چاہئے کہ ہر محدّث بلکہ تقریباً ہر عالم جلیل القدر کو تمنا اِس کی پیدا ہوگئی کہ وہ کوئی نہ کوئی اربعین (چہل حدیث) اپنی یادگار چھوڑ جائے۔

علم وعمل دونوں سے تہی مایہ اِس بضاعت کے نصیب اتنے کہاں تھے، اس کوچہ کی تو اسے ہوا ہی نہیں لگی۔ فنِ حدیث کی ابجد سے بھی اُسے مس نہیں۔ یہ سعادت اُس کے حصے میں آتی بھی تو کیسے آتی ایسی ناممکن چیز کی تمنا بھی دل نے نہ کی۔

یک بیک ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ اِس کے مایہ ناز فخر المتاخرین حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی مرتب کی ہوئی اربعین چھپی چھپائی اور اُردو میں ترجمہ کی ہوئی نظروں کے سامنے موجود ہے مختصر سہل اور بلیغ حدیث نبوی کا کوئی سا بھی مجموعہ ہو ہے بہر حال سر اور آنکھوں پر رکھنے کے قابل تھا چہ جائکہ جو شاہ صاحب دہلویؒ جیسے

مبصر وصاحب نظر کا انتخاب کیا ہوا ہو۔ دل لوٹ ہو گیا اور جی نے کہا کہ رحمتِ الٰہی نے
بلا کاوش و تعجب راہ کیسی آسان کر دی! مولا دینے پر آتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ یہ
کہاوت ایسے ہی موقع کیلئے ہے اب اسی اربعین ولی اللٰہی کو اپنایئے۔ ترجمہ کی زبان
پرانی ہو چکی ہے، اس کو ذرا نئے سانچے میں ڈھالئے اور شرح و توضیع کے نام سے کچھ
سطریں بڑھایئے، پھیلایئے۔ اس حاصل جمع کو اپنے نام سے شائع کیجیے، اور اس
طرح اپنا لہو بہا کر نہیں، دوسروں کا لہو اپنی انگلیوں میں لگا کر اپنا نام بھی شہیدوں میں
لکھوایئے۔ عجب کیا کہ مالک کی کریمی اس ادنیٰ ملابست کو بھی درجہ قبول و سرفرازی
دے دے۔ اور مٹی کے ڈھیلوں کو سونے کے ڈلوں کے مول خریدے، اور چور
دروازے سے گھس آنے والے ایک اربعین کے خادم کو بھی صاحب اربعین کی رفاقت
نصیب کر دے! ہمارے نبی اُمیؐ علاوہ اپنے سارے روحانی کمالات اور معنوی
بلندیوں کے زبان و ادب کا مذاق بھی نہایت اعلیٰ و پاکیزہ رکھتے تھے آپ کا کلام سراسر
بلاغت نظام تھا۔ اور بعد قرآن مجید کے پھر جس کلام کو بلیغ ترین کہا جا سکتا ہے وہ
قرآن لانے والے ہی کا ہے۔ اس کا ایک ہلکا سا نمونہ خود یہی اربعین ہے کیسی کیسی
وسیع و بلند حقیقتوں کے دریا کو دو دو چار چار لفظوں کے کوزے میں بند کر دیا ہے! انطق نبویؑ

کے یہ جواہر پارے اپنے کمالِ ایجاز و بلاغت کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ زبان میں ضرب المثل بن کر رہیں اور ان میں سے متعدد تو اب بھی یہ مرتبہ حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب دہلویؒ کا سالِ وفات 1176ھ / 1766ء ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی چہل حدیث کی ترتیب اس سے قبل ہی ہوئی ہوگی۔ اس کے تقریباً سو سال بعد 1254ھ / 1838ء میں اس کا ایک اُردو ترجمہ حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے ایک خلیفہ سیّد عبداللہ مرحوم نے کیا ہے۔ اور اب ماہ نامہ الرحیم میں مولانا عبدالحلیم چشتی نے اس دوسرے ترجمہ کو متن احادیث و تشریح بجنسہ شائع کر دیا ہے۔ اِس بے علم نے متن کو تو تمام و کمال لے لیا اور ترجمہ میں بھی نظر ثانی کی ضرورت بس اتنی ہی رکھی۔ جتنی توقع سوا سو برس گزر جانے کے بعد کی جا سکتی تھی۔

اللہ شاہ صاحب دہلویؒ اور اُن کے دونوں مترجمین کو اپنی رحمتوں اور نوازشوں کی چادر سے ڈھانپ دے اور اِس عاصی کے جلی و خفی گناہوں پر عفو اور مغفرت کا خط پھیر دے۔

عبدالماجد دریا آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَمَّا بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ فَهٰذِهٖ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُسْنَدَةً بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبَانِيْهَا يَسِيْرَةٌ وَمَعَانِيْهَا كَثِيْرَةٌ لِيَدْرُسَهَا رَاغِبُ خَيْرٍ رَجَاءَ اَنْ يُدْخَلَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ مَنْ حَفِظَ

ترجمہ حمدِ الٰہی اور درودِ مصطفائی کے بعد عرض ہے کہ یہ چالیس حدیثیں ہیں سندِ صحیح کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مستند۔ ان کے لفظ تھوڑے ہیں اور معنیٰ بہت تاکہ انھیں پڑھے خیر کا شائق اس امید کے ساتھ کہ وہ طبقہ علماء میں شامل کرلیا جائے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کے بموجب کہ جس نے یاد رکھیں۔

تشریح عربی میں کلامِ بلیغ کی جو ایک پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ، بہترین کلام وہ ہے جو لفظاً مختصر ہو اور معنیً وسیع۔ وہ شان اس کلامِ رسولؐ کی پوری پوری ہے۔ اور شاہ صاحبؒ نے جو ۴۰ حدیثیں روایت فرمائی ہیں، وہ اس معیار پر سوفی صد پوری اترتی ہیں یعنی اللہ کے نزدیک اور حشر میں

عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

فَقِیْهًا وَّکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا قَالَ الْفَقِیْرُ

وَلِیُّ اللّٰهِ عفی عنہ شَافَهَنِیْ اَبُوالطَّاهِرِ الْمَدَنِیُّ عَنْ اَبِیْهِ

الشَّیْخِ اِبْرَاهِیْمَ

ترجمہ میری اُمت کے واسطے چالیس حدیثیں اُمت کے دین کے بارے میں تو اللہ اسے اٹھائے گا فقیہ کی حیثیت سے اور میں اس کی طرف سے شافع اور گواہ ہوں گا قیامت کے دن کہتا ہے فقیر ولی اللہ عفی عنہ کہ میرے سامنے روایت کی ابو طاہر مدنی نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے۔

تشریح یہ حدیثِ نبوی خود کیسی بشارت دینے والی، ڈھارس بندھانے والی، تسلی قلب کا سامان بہم پہنچا دینے والی ہے۔ اللہ اللہ! کتنا پُر منفعت اور کتنا ارزاں سودا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور شہادت کی نعمت بے بہا حاصل ہوئی جا رہی ہے۔ اتنا سادا ہلکا کام کر دینے کے عوض کہ ۴۰ چھوٹی چھوٹی سی حدیثیں جمع کر کے سنا دیں۔

فقیہ اسے کہتے ہیں جس کی سمجھ بوجھ دین کے بارے میں سند و مستند، ماہر دینیات۔

الكُرْدِيِّ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الْقَادِرِ

عَنْ جَدِّهٖ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهٖ الْمُحِبِّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ

اَبِيْ اَيْمَنِ عَنْ اَبِيْهِ شِهَابٍ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْهِ

رَضِيِّ الدِّيْنِ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ السَّيِّدِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ

ترجمہ اور اُنہوں نے زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے والد عبدالقادر سے اور اُنہوں نے اپنے دادا یحییٰ سے اور اُنہوں نے اپنے دادا محب سے اور اُنہوں نے اپنے باپ کے چچا ابی ایمن سے اور انھوں نے اپنے والد شہاب احمد سے اور اُنہوں نے اپنے والد رضی الدین سے اور اُنہوں نے ابوالقاسم سے اُنہوں نے سید ابو محمد سے

تشریح روایتِ مسلسل اسی کو کہتے ہیں۔ اور اس فن کو ہمارے محدثین نے جس کمال پر پہنچادیا، اس کی نظیر نہ اُن سے قبل کسی دور میں ملی ہے اور نہ ان کے بعد کسی دوسرے زمانے میں مؤرخینِ عالم کی بڑی سی بڑی کوششیں اور کاوشیں ہیچ ہیں۔ محدثین کی اس تعنعن کے سامنے لفظ "اور" کا اضافہ اردو میں سلسلہ ربط روایت کے اظہار کے لئے ہے۔ عربی میں حرف 'عن' ('از' یا 'سے') آتا ہے۔ بغیر کسی حرف عطف کے۔

عَنْ وَالِدِہٖ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ وَالِدِہٖ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ
اَبِیْ عَلِیٍّ عَنْ وَالِدِہٖ مُحَمَّدِ زَاھِدٍ عَنْ وَالِدِہٖ اَبِیْ
عَلِیٍّ عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ عَنْ وَالِدِہٖ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ
وَالِدِہِ الْحُسَیْنِ عَنْ وَالِدِہٖ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ عَنْ اَبِیْہِ
الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ اور اُنہوں نے اپنے والد ابوالحسن سے اور اُنہوں نے اپنے والد ابوطالب سے اور اُنہوں نے ابوعلی سے اور اُنہوں نے اپنے والد محمد زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد ابوعلی سے اور اُنہوں نے ابوالقاسم سے اور اُنہوں نے اپنے والد ابومحمد سے اور اُنہوں نے اپنے باپ حسین سے اور اُنہوں نے اپنے والد جعفر سے اور اُنہوں نے اپنے والد عبداللہ سے اور اُنہوں نے اپنے والد زین العابدین سے اور اُنہوں نے اپنے والد امام حسینؓ سے اور اُنہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے کہ:

اُنہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ **تشریح** یعنی آخری راوی امیر المومنین حضرت علیؓ نے۔

اس چہل حدیث کو ایک مزید شرف یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی ساری روایتوں کا سلسلہ جا کر حضرت علیؓ پر ختم ہوتا ہے۔

① لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

ترجمہ شنید دید کے برابر نہیں۔

تشریح مشہور مصرعہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" اسی کا ترجمان ہے۔ حدیث اس حقیقت کا اظہار کر رہی ہے کہ خبر و روایت وزن و تحقیق میں رویت و مشاہدہ کی برابری نہیں کر سکتی۔ دنیا اگر اس سامنے کی حقیقت کو خیال میں رکھے، تو کتنی اُلجھنوں سے نجات مل جائے۔

② وَبِهٖ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

ترجمہ (اور اسی سند سے) جنگ تو دھوکے کا نام ہے۔

تشریح وبہ سے مراد ہے کہ جس سلسلہ اسناد سے روایت ماقبل نقل ہوئی ہے، اسی سے یہ روایت بھی آئی ہے، محدثین متنِ حدیث کے ساتھ اس کا دُہرانا بھی ہر بار ضروری سمجھتے ہیں۔ ترجمہ میں آئندہ سے اس کا التزام نہ رہے گا۔

یعنی جنگ کسی معاملہ میں حق و ناحق کا معیار نہیں۔ بلکہ دنیا میں عام طور سے جنگیں جو ہوتی ہیں ان میں مقصود چونکہ ہر صورت فتح و کامیابی ہی ہوتی ہے، اس لئے ہر فریق پوری طرح دھوکے

دھڑی سے بھی کام لیتا ہے۔ اور دنیا جنگ میں اخلاقی قانون کی پابند نہیں رہتی۔ یہ بیان "حرب (جنگ) کا ہے جیسی کہ وہ دنیا میں معروف ومتعارف ہے۔ اسے اسلام کے بتائے ہوئے "قتال" وجہاد سے کوئی تعلق نہیں جس کی بنیاد ہی تمام تر حق وحقانیت، صدق واخلاص پر ہے۔

۳ (وَبِہٖ) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

ترجمہ ایک مُسلم دوسرے مسلم کا آئینہ ہے۔

تشریح یعنی ہر مومن کا دل دوسرے کی طرف سے آئینہ کی طرح صاف و بے غبار ہونا چاہیے۔ اور خاصیتِ اخلاص سے یہ چاہیے کہ دوسرے کا عیب اسی کو جتادیں۔

۴ (وَبِہٖ) اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

ترجمہ جس سے مشورہ کیا جائے اُسے امانتداری لازم ہے۔

تشریح اس میں تاکید ہے اخلاص کی۔ جو تم سے مشورہ چاہے اُسے خلوصِ دل سے دو، اور اس کے رازوں کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔

⑤ (وبہ) اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

ترجمہ نیک کام کا بتانے والا بھی اس کے کرنے والے کے برابر ہے

تشریح یعنی کسی بھلائی کی ترغیب دینے والا، اس کی طرف شوق ورغبت دلانے والا بھی اللہ کے ہاں اصل فاعل سے پیچھے رہنے والا نہیں۔ داعی خیر بھی اجر میں فاعل خیر کا شریک وسہیم ہوگا۔ اسلام خیر عی کا نہیں، خیر اجتماعی کا بھی حریص ہے۔

⑥ (وبہ) اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ

ترجمہ ضرورتوں میں مدد چاہو چھپا کر۔

تشریح انسان اپنی ضرورتوں میں دوسروں کی مدد کا محتاج رہتا ہی ہے، چاہئے کہ یہ عملِ استعانت چپکے چپکے جاری رکھے، بلا ضرورت اس کا چرچا نہ کرتا پھرے، کہ اس سے مخالفوں کو دراندازی کا موقع مل جائے گا۔

⑦ (وبه) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمَرَةٍ

ترجمہ دوزخ سے بچو آدھے چھوہارے ہی سے سہی۔

تشریح نیکی کے ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ آدھا چھوہارا مقدار و تعداد کی تصغیر کے دکھانے کو ہے۔ یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ سے بھی دریغ نہ کرو کیا معلوم کہ تمہاری نجات اسی حقیر سے عمل سے ہو جائے۔

⑧ (وبه) اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

ترجمہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی

تشریح مومن کو جو نعمتیں آخرت میں نصیب ہونا ہیں، ان کے مقابلہ میں یہ تنگنائے دنیا اس کے لئے جیل خانہ یا کال کوٹھری ہی ہے۔ کافر جو آخرت کی نعمتوں سے محروم ہے اسے کھو جو جشن منانا ہے یہیں منالے، اس کو اپنی جنت سمجھ لے۔ یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن کے لئے دنیا میں طرح طرح کی قیدیں ہیں،

پابندیاں ہیں، شریعت کے حدود و قیود ہیں۔ منکر یہاں جانوروں کی طرح بے کھٹکے ہر طرف چلتا پھرتا، کھاتا پیتا، ڈینگ مارتا پھرتا ہے۔

۹ (وبہٖ) اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

ترجمہ حیا سرتا سر خیر ہی خیر ہے۔

تشریح شرم وغیرت کی خیریت کُل اس مختصر ارشاد سے ظاہر ہے۔

۱۰ (وبہٖ) عِدَةُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ

ترجمہ مومن کا (زبانی) وعدہ اس کے ہاتھ مارنے کے برابر ہے۔

تشریح مومن کو محض اپنے زبانی وعدہ کا اتنا پاس ولحاظ ہونا چاہئے کہ جیسے اس نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کوئی پکا وعدہ کرلیا ہو۔ مومن کی ہر بات پتھر کی لکیر ہونا چاہئے۔

۱۱ (وبه) لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

ترجمہ جائز نہیں کسی مومن کو کہ وہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

تشریح دینوی معاملات میں آپس میں رنج پہنچتے رہنا ایک امر طبعی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہاں تک تو مضائقہ نہیں کہ ایک مسلمان دوسرے سے منہ پھیر لے۔ اس سے بول چال، صاحب سلامت ترک کردے۔ لیکن اس طبعی اشتعال و ہیجان کی بھی ایک محدود مدت ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو کہ یہ مہینوں، برسوں جاری رہے۔ بس اسے تین دن میں ختم ہو جانا چاہیے۔ دنیا کے دانا ترین انسان اور سب سے بڑے حکیم فطرت نے اس فیصلہ میں کیسی رعائتیں دونوں فریقوں کی رکھ لیں! ناراض ہونے کی بھی اجازت دیدی اور ساتھ ہی اُس ناراضی پر قید بھی عائد کر دی۔ حدیث میں فریق ثانی کے لئے لفظ 'بھائی' (اخ) لانا کس درجہ حکیمانہ ہے۔

⑫ (وَبِهٖ) لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

ترجمہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہم سے خیانت کرے۔

تشریح اللہ اکبر! امت کی اجتماعی فلاح و بہبود کس درجہ آپؐ کو محبوب تھی اور کیا درجہ تاکید کا آپؐ نے اس کے لئے کرلیا۔ صاف فرمادیا کہ جو کوئی مسلمان بھائی سے کسی قسم کی خیانت کرے، اسے دھوکا دے فریب میں رکھے، وہ اس قابل نہیں کہ اس کا شمار دائرہ اُمت کے اندر کیا جائے!

⑬ (وَبِهٖ) مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى

ترجمہ جو چیز ہو تو تھوڑی، مگر کافی ہو جائے۔ وہ بہتر ہے اس سے جو ہو تو بہت مگر غفلت میں ڈال دے۔

تشریح نعمت مقدار یا تعداد میں کتنی ہی تھوڑی یا چھوٹی ہو لیکن اگر اس سے دل میں سکون اور طبیعت میں قناعت پیدا ہو رہی ہو، تو وہ کہیں بہتر ہے ایسی دولت سے جو دیکھنے میں بڑی خوشنما ہو لیکن بجائے سکون و قناعت کے وہ حرص و ہوس کو بھڑکانے والی ہو۔ مشروب وہی اچھا جو پیاس بجھائے، نہ کہ وہ جو اور تشنگی بڑھائے!

⑭ (وبہ) اَلرَّاجِعُ فِی ھِبَتِہٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِہٖ

ترجمہ دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹ جانے والا۔

تشریح طبعی کراہت کی کیسی سچی اور موثر تصویر کھینچ دی ہے۔

⑮ (وبہ) اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

ترجمہ مصیبت تو مقرر ہے بولنے ہی پر۔

تشریح دنیا میں زیادہ تر آفتیں نتیجہ ہوتی ہیں یاوہ گوئی، غلط گوئی، فضول گوئی کا۔ انسان اگر اپنی زبان قابو میں رکھنا سیکھ لے تو کتنی مصیبتوں، فکروں اور رنجشوں سے نجات پا سکتا ہے۔

حضرت تھانویؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بزرگوں نے تین باتیں اہل طریق کے لئے لازمی رکھی ہیں ایک کم کھانا، دوسرے کم سونا، تیسرے کم بولنا۔ لیکن میں نے تجربہ سے پایا ہے کہ اس راہ کے لئے اہم ترین ہدایت کم بولنے کی ہے۔ پہلی دو چیزوں میں بے احتیاطی تو لشتم پشتم چل جاتی

ہے لیکن زیادہ گوئی کا فتنہ ایسا ہے جو زہر قاتل کا کام دیتا ہے۔

احادیث نبویؐ زبان کے فتنوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور امام غزالیؒ وغیرہ نے اس پر تفصیل سے لکھا ہے۔

(۱۶) (وبہٖ) اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ

ترجمہ انسانوں کی مثال کنگھی دندانوں کی ہے۔

تشریح یعنی جس طرح چند دندانوں کے ٹوٹ جانے سے پوری کنگھی ناقص ہو جاتی ہے۔ چند لوگوں کے راہ فساد پر پڑ جانے سے پورا معاشرہ انسانی داغ دار ہو جاتا ہے۔

(۱۷) (وبہٖ) اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

ترجمہ تونگری تو دل کی تونگری ہے

تشریح سعدی کا مقولہ "تونگری بدل است نہ بہ مال" شاید اسی حدیث سرتا پا حقیقت کا ترجمہ ہے۔

اور انسانی تجربات کا یا ایک خلاصہ یا نچوڑ ہے۔

۱۸ (وبہ) اَلسَّعِیدُ مَن وُعِظَ بِغَیرِہٖ

ترجمہ خوش قسمت وہ ہے۔ جو دوسرے کے حال سے نصیحت حاصل کرے۔

تشریح بد نصیب ہے کہ وہ کہ دوسرے اس کی بدانجامی سے سبق حاصل کریں۔ اور خوش نصیب ہے وہ جو خود ہی دوسروں کا انجام دیکھ دیکھ کے اپنی اصلاح حال کرے۔

۱۹ (وبہ) اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

ترجمہ بعض شعر پرحکمت ہوتے ہیں اور بعض تقریریں سحر انگیز۔

تشریح اچھے شاعروں کے کلام میں حکمت کے موتی دبے ہوئے ملتے ہیں۔ جیسا کہ ہر شخص کا تجربہ ہے اور اسی طرح کتنے خطیبوں کی خطابت دلوں کو زیر وزبر کردیتی ہیں۔

۲۰ (وَبِہٖ) عَفوُ المُلوُكِ اِبقَاءُ لِلمُلكِ

ترجمہ بادشاہوں کے عفو سے ملک کی بقا ہے۔

تشریح سلطنت کے قیام واستحکام میں بڑا دخل فرمانروا کے حلم وتحمل اور درگزر کو ہوتا ہے۔ بادشاہ اگر بات بات پر غصہ کرنے لگے تو رعایا تباہ اور ملک ویران یا باغی ہو کر رہے۔

۲۱ (وَبِہٖ) اَلمَرءُ مَعَ مَن اَحَبَّہٗ

ترجمہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہے۔

تشریح یہ کتنا اچھا نسخہ ساری امت کو تعلیم کر دیا گیا ہے۔ ابرار وصالحین کے ساتھ اگر رشتہ محبت قائم کر لو تو ان کی معیت ورفاقت کی دولت خود ہی تمہیں نصیب ہو جائے گی اور ساری مخلوق کی محبت سے اشرف وافضل محبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

۲۲ (وبہ) ماھلک امرءٌ عرف قدرہٗ

ترجمہ جس شخص نے اپنی حقیقت پہچان لی وہ برباد نہ ہوا۔

تشریح اپنی حقیقت پہچان لینا انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہے جو انانیت کے مغالطوں سے نکل آیا۔ اور جس نے اپنی کمزوریاں پہچان لیں وہ انشاء اللہ فریب نفس سے محفوظ رہے گا۔ اور عرفانِ نفس سے عرفانِ حق کی راہ کھل جائے گی۔ بزرگوں نے اسی لئے تو کہا ہے کہ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ۔ خودشناسی ذریعہ ہے خداشناسی کا۔

۲۳ (وبہ) اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

ترجمہ لڑکا عورت کے لئے اور حرام کار (مرد) کے لئے پتھر۔

تشریح اولاد اگر ناجائز ہے تو اس کی ماں ہی اس کی مالک ہوگی، حرام کار باپ کو اس پر کچھ بھی حق حاصل نہ ہوگا

٢٤ (وبه) اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

ترجمہ اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے

تشریح کہنا یہ ہے، اس حقیقت سے کہ دینے والا افضل ہوتا ہے لینے والے (سائل) سے۔ امراء و اغنیاء فرط اخلاص سے جو ہدیے اہل اللہ کی خدمت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں مراد نہیں۔

٢٥ (وبه) لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ

ترجمہ جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہ ہوگا۔

تشریح کتنی کام کی اور کیسی ہدایت آموز حقیقت کا بیان ہے اصل شکر تو ہر حال میں منعمِ حقیقی ہی کا حصہ ہوتا ہے لیکن بندہ پر لازم ہے کہ احسان مند اور شکر گزار اپنے محسنِ قریب کا بھی ہو۔ یعنی

اس بندہ کا بھی جو واسطہ اور ظاہری ذریعہ اس انعام و نعمت کا ہوا ہے۔ آپسی خوشگوار تعلقات کا کتنا اچھا نسخہ اس ہدایت سے ہاتھ آجاتا ہے۔

٢٦ (وبہ) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

ترجمہ محبت کسی چیز کی تجھے اندھا اور بہرا کردیتی ہے۔

تشریح جذبہ محبت حقیقت شناسی کے لئے ایک حجاب بن جاتا ہے۔ جہاں کسی چیز کی الفت و محبت دل پر غالب آگئی، بس پھر اس کا کوئی عیب محسوس نہیں ہوتا۔

٢٧ (وبہ) جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا

ترجمہ دلوں کی خلقت ہی ایسی ہوئی ہے کہ بھلائی کرنے والے کے ساتھ انھیں محبت پیدا ہوجاتی ہے اور برائی کرنے والے کے ساتھ دشمنی۔

تشریح محسن کی طرف دل کا کھنچنا اور موذی کی طرف سے دل کا ہٹ جانا انسان کی سرشت و جبلت میں داخل ہے۔ نفسیاتی حقیقتیں تو حدیث نبویؐ میں بڑی کثرت سے بیان ہوئی ہیں، انھیں کی ایک مثال یہ حقیقت ہے۔

۲۸ (وبہ) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنبِ کَمَن لَّا ذَنبَ لَہٗ

ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے ہی کے برابر ہے۔

تشریح بیان تائب کے مرتبہ کا ہے۔ جب کسی گنہگار نے اس گناہ کو چھوڑ دیا، اور دل سے اس پر نادم و پشیمان ہوا، بلکہ اگر اس کا تدارک عملاً ممکن ہوا تو وہ بھی کر دیا تو اب اس پر الزام کسی قسم کا نہ رہا اور نہ اللہ کے ہاں اس کے مرتبہ مقبولیت میں فرق آیا۔

۲۹ (وبہ) اَلشَّاهِدُ یَرٰی مَا لَا یَرَاهُ الغَائِبُ

ترجمہ حاضر دیکھ لیتا ہے اس شے کو جسے غائب نہیں دیکھتا۔

تشریح حاضر اور غائب میں بڑا فرق ہے۔ حاضر واقعہ کا شہود براہ راست کرتا ہے۔ غائب کو اس کا علم بالواسطہ ہو سکتا ہے۔

۳۰ (وبہ) اِذَا جَاءَكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

ترجمہ جب تمہارے پاس کسی جماعت کا سردار آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

تشریح مسلمان کا اکرام تو بہر صورت لازم ہے ہی۔ یہاں اس کا ذکر نہیں بلکہ غیروں کا ذکر ہے، کہ اگر ان کے بھی کسی قوم یا قبیلہ کا سردار تمہارے پاس آجائے تو اس کی سرداری بجائے خود اس کا حق رکھتی ہے کہ تم بھی اس کا اکرام کرو۔ عام بشری جذبات کی بھی کتنی رعایتیں ہمارے نبی اُمّی نے رکھ لی ہیں۔

۳۱ (وبہ) اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ

ترجمہ جھوٹی قسم ملکوں کو اجاڑ ڈالتی ہے۔

تشریح جس قوم میں جھوٹی قسم کا رواج چل پڑتا ہے، معاملات میں جھوٹی گواہیاں چلنے لگتی ہیں اور عدالتوں میں بڑے بڑے فیصلے جھوٹے گواہوں کے بیان پر صادر ہونے لگتے ہیں، اس قوم کا کردار

شریفوں کا نہیں رذیلوں کا بن جاتا ہے، اس کی اخلاقی بنیادیں اندر ہی اندر کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اور آخر کار وہ قوم تباہ ہی ہو کر رہتی ہے۔

۳۲ (وبہٖ) مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

ترجمہ جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے

تشریح جس مال یا جائداد کا انسان مالک ہے اس کی حفاظت کا اُسے ویسا ہی حق ہے، جیسے اپنے وطن و ملک کی حفاظت کا۔ اور شریعتِ الٰہی نے اس جذبہ فطری کی اس درجہ رعایت رکھی ہے کہ ایسے مظلوم کو بھی جو حفاظتِ مال میں مارا جائے، ایک درجہ شہادت کا دے دیا ہے۔

۳۳ (وبہٖ) اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

ترجمہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔

تشریح یہاں کتنی گہری حقیقت دو لفظوں میں بیان فرما دی ہے۔ انسان جو کچھ بھی دوسروں کا عمل دیکھتا ہے، وہ تو صرف صورتِ عمل ہوتی ہے، عمل کا صرف ظاہری قالب ہوتا ہے۔ باقی روحِ عمل تو دوسروں کی نظر سے ہمیشہ مخفی ہی رہتی ہے۔ اصل شے تو محرکِ عمل ہے۔ اسی کا نام نیت ہے۔

صحیح بخاری کی پہلی حدیث اور اسی کلیہ میں بنیادی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ہے

۳۴ (وَبِہٖ) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

ترجمہ قوم کا سردار تو اس کا خادم ہوتا ہے۔

تشریح کتنے کام کی ہدایت سرداروں، پیشواؤں، فرماں رواؤں، بادشاہوں کے لئے ہے۔ حاکم و سردار ہونے کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ وہ شخص اپنا نصب العین اپنی قوم کی خدمت بنائے ہوئے ہے۔ اپنی سرداری اگر قائم رکھنا ہے تو بس قوم کی خدمت میں لگے رہے۔

۳۵ (وَبِہٖ) خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

ترجمہ عمل میں سب سے بہتر اس کا درجہ درمیانی ہے۔

تشریح یعنی عمل میں اعتدال و میانہ روی، نہ کمی نہ زیادتی، نہ افراط نہ تفریط، نہ زیادہ گرمی، نہ زیادہ نرمی۔

۳۶ (وبہ) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْ اُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

ترجمہ الٰہی میری اُمّت کو برکت دے، جمعرات کی صبح کے سفر میں۔

تشریح ہفتہ میں جمعہ کا دن تو مبارک ہے ہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے متصل دن جمعرات کے بھی بابرکت ہونے کی دعا اپنی اُمّت کے حق میں فرمادی ہے۔

۳۷ (وبہ) كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا

ترجمہ قریب ہے کہ مفلسی کفر تک پہنچ جائے۔

تشریح قناعت، بے طمعی، مسکینی کی تو حدیث میں خود بڑی فضیلت آئی ہے، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین ہی کی زندگی اختیار رکھی، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ نے اُمّت کے ہر طبقہ کے لئے ہر حال میں فقر ہی کو پسند کیا۔ بلکہ ساتھ ہی فطرتِ بشری کے دوسرے پہلوؤں پر نظر رکھ کر یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ فقر بعض دفعہ بندہ کے لئے ناقابلِ برداشت ہو کر اسے حدِ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ نظامِ اسلام کے اندر گنجائش مالداری و تموّل کی بھی ہے۔ اکابرِ اُمّت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

آنکھوں کے سامنے جس طرح ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ ہوئے ہیں، عثمان غنیؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور طلحہؓ و زبیرؓ بھی ہوئے ہیں۔

۳۸ (وَبِهٖ) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

ترجمہ سفر بھی مصیبت کی ایک قسم ہے۔

تشریح آپ کے معاصرین کے زمانے میں سفر کا ایک مصیبت ہونا تو ظاہر ہی تھا۔ اب جب اتنی سہولتیں بہم پہنچ گئی ہیں، سفر بھی حضر کی آسائشوں اور راحتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اپنے معمولات میں کچھ نہ کچھ فرق آجانا تو بہرحال ناگزیر ہے۔

۳۹ (وَبِهٖ) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

ترجمہ مجلسیں قائم رہتی ہیں امانت سے۔

تشریح کسی کا راز فشاہ ہونے دینا، مجلس کی بات مجلس ہی تک محدود رکھنا تو پہلا قدم مجلسی، اجتماعی زندگی کا ہے۔

۴۰ (وبه) خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

ترجمہ بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔

تشریح سفر کے سلسلے میں تو یہ ٹکڑا ایک آیت قرآنی کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عام کر کے بتا دیا کہ پرہیزگاری ایسی نعمت ہے۔ جو سفر زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین زادِراہ کا کام دے سکتی ہے۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اللہ کی رحمت نازل ہو بہترین خلائق محمدؐ اور آپ کے آل و اصحاب سب پر۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ